بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

بروز ہفتہ

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۲۲ رجب ۱۳۹۲ھ، ۲ تبوک ۱۳۵۱ھ، ۲ ستمبر ۱۹۷۲ء	نمبر ۲۰۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو ڈھونڈتا ہے وہی پاتا ہے۔ جو کھٹکھٹاتا ہے اُسی کے لئے کھولا جاتا ہے

یقینِ کامل کی راہیں انسانی بناوٹوں اور تدبیروں سے ہرگز کھل نہیں سکتیں

"اے لوگو! تم پر واضح رہے کہ دین کی تائید کے لئے ایک شخص بھیجا گیا لیکن تم نے اُسے شناخت نہیں کیا۔ وہ تمہارے درمیان ہے اور وہی ہے جو بول رہا ہے۔ پر تمہاری آنکھوں پر بھاری پردے ہیں۔ اگر تمہارے دل سچائی کے طلبگار ہوں تو جو شخص خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اُس کا آزمانا بہت سہل ہے۔ اُس کی خدمت میں آؤ۔ اور اُس کی صحبت میں دو تین ہفتے رہو، تا اگر خدا تعالیٰ چاہے، تو اُن برکات کی بارشیں جو اُس پر ہو رہی ہیں اور وہ حقانی وحی کے انوار جو اُس پر اُتر رہے ہیں۔ اُن میں سے تم بچشمِ خود دیکھ لو۔ جو ڈھونڈتا ہے وہی پاتا ہے۔ جو کھٹکھٹاتا ہے اُسی کے لئے کھولا جاتا ہے۔ اگر تم آنکھیں بند کر کے اور اندھیری کوٹھڑی میں چھپ کر یہ کہو کہ آفتاب کہاں ہے تو تمہاری عبث شکایت ہے۔ اے نادان اپنی کوٹھڑی کے کواڑ کھول اور اپنی آنکھوں پر سے پردہ اُٹھا۔ تا تجھے آفتاب نظر آوے۔ بلکہ اپنی روشنی سے تجھے منوّر کرے۔ . . . . . دین کس چیز کا نام ہے۔ اور اِس ہماری ہستی کی انتہائی اغراض کیا ہیں۔ اور کیونکر اور کن راہوں سے وہ اغراض حاصل ہو سکتے ہیں؟ سو جاننا چاہیئے کہ انتہائی غرض اِس زندگی کی خدا تعالیٰ سے وہ سچا اور یقینی پیوند حاصل کرنا ہے جو تعلقاتِ نفسانیہ سے چھوڑا کر نجات کے سرچشمہ تک پہنچاتا ہے۔ سو اِس یقینِ کامل کی راہیں انسانی بناوٹوں اور تدبیروں سے ہرگز کھل نہیں سکتیں اور انسانوں کا گھڑا ہوا فلسفہ اِس جگہ کچھ فائدہ نہیں پہنچاتا۔ بلکہ یہ روشنی ہمیشہ خدا تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے ذریعہ سے ظلمت کے وقت میں آسمان سے نازل کرتا ہے۔ اور جو آسمان سے اُترا وہی آسمان کی طرف لے جاتا ہے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۴۱، ۴۲)

اخبارِ احمدیہ

83

ربوہ۔ یکم تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں۔

قائم مقام ناظم انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ

مکرم بابو احمد الدین صاحب کو قائم مقام ناظم انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ مقرر کیا گیا ہے مجالس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ نوٹ فرما لیں اور اُن سے پُورا پُورا تعاون فرمائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

عشرۂ وقفِ جدید

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم مال وقفِ جدید)

وقفِ جدید کی مالی حالت اِس وقت قابلِ فکر ہے۔ آمد وقفِ جدید کے اخراجات کی متحمل نہیں ہو رہی۔ اِس لئے امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہِ مہربانی یکم تا ۱۰ تبوک ۱۳۵۱ھش (یکم تا ۱۰ ستمبر ۱۹۷۲ء) "عشرۂ وقفِ جدید" منا کر ممنون فرمادیں۔ جس میں جماعتوں اور احباب کے وعدہ جات و وصولی چندہ وقفِ جدید کا جائزہ لیکر کمی کو اضافہ بلکہ نمایاں اضافہ میں بدلنے کی کوشش فرمائی جائے۔

مرزا طاہر احمد
ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ہیلتھ سنٹرز، درسگاہیں، قرآنِ عظیم کی اشاعت

نصرت جہاں سکیم کے ماتحت مغربی افریقہ کے ممالک میں ہیلتھ سنٹرز کھل رہے ہیں۔ درس گاہیں جاری ہو رہی ہیں۔ قرآنِ عظیم کی اشاعت وسیع پیمانے پر ہو رہی ہے۔ اِس کام کو وسعت دینے اور اپنا قدم آگے سے آگے بڑھانے کے لئے آپ کے تعاون کی ضرورت ہے۔ آپ "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیے۔ اور اِس میں دل کھول کر حصہ لیجئے۔ جزاکم اللہ خیرا۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ ؛ قائم مقام ایڈیٹر: شیخ خورشید احمد

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم نبوک ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعترافِ صداقت

اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو تحریکیں دُنیا کی اصلاح اور تزکیہ نفوس کے لئے جاری کی جاتی ہیں، انہیں شدید مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سخت مشکلات و مصائب اور ہر طرح کے نامساعد حالات میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ لیکن ان تمام مخالفتوں کے باوجود یہ تحریکیں جن اصولوں اور نظریات کی خاطر قائم ہوتی ہیں۔ وہ دنیا میں بہر حال قائم ہوکر رہتے ہیں۔ بلکہ خود مخالف حلقے بھی غیر محسوس طور پر انہیں اپناتے چلے جاتے ہیں۔ یوں زبان سے وہ مخالفت کا دم بھریں گے۔ لیکن عملاً جلد یا بدیر وہ انہیں تسلیم کر لیتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے عمل سے ان نظریات کی صداقت پر مہرِ تصدیق ثبت کر دیتے ہیں۔ اس کی نہایت واضح اور روشن مثال اسلام کے ظہور اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کے وقت ہمیں ملتی ہے۔ یوں تو مُشرکینِ عرب، یہودی اور عیسائی وغیرہ سبھی اسلام کی مخالفت میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ لیکن تاریخ کے ناقابلِ تردید دلائل سے اس امر کو ثابت کیا جاسکتا ہے کہ یہ سب مخالفین اسلام کے پیش کردہ نظریات سے کم و بیش متأثر ہوئے اور رفتہ رفتہ کسی نہ کسی رنگ میں ان نظریات کو اپناتے چلے گئے۔ مثلاً اسلام نے نظریۂ توحید پیش کیا۔ عیسائی بظاہر اس سے بالکل متضاد عقیدہ رکھتے ہیں، یعنی تثلیث کے قائل ہیں اور ایک کی بجائے تین خداؤں کو مانتے ہیں۔ لیکن آہستہ آہستہ وہ توحید کے اس اعلیٰ و ارفع اور بہترین نظریہ سے متأثر ہوتے چلے گئے جو اسلام نے پیش کیا، حتیٰ کہ آج ان میں ایسے فرقے بھی موجود ہیں جو اعلانیہ توحید کے قائل ہیں۔ اور ان میں سے جو لوگ اب بھی تثلیث کے قائل ہیں وہ بھی اب اس کی ایسی توجیہہ کرنے لگے ہیں جو اسلامی نظریۂ توحید کے قریب ہو۔ یہ تو صرف ایک مثال ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ہر مذہب و ملت کے پیرو غیر محسوس طور پر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود باجود سے گہرے طور پر متأثر ہوئے اگر وہ زبان سے اقرار نہ بھی کریں تو کم از کم ان کے دل ضرور آپؐ کے پیش کردہ اصولوں کی حقانیت کو محسوس کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس جذب و کشش کی قوت کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"آپؐ میں جذب اور کشش کی قوت تمام راستبازوں سے بڑھ کر تھی۔ جس کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ آپؐ کی زندگی میں ہی کُل عرب مسلمان ہوگیا۔ یہ کشش اور جذب جو مامورین کو دیا جاتا ہے، مستعد دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔" (الحکم ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

اس زمانہ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک عظیم رُوحانی فرزند سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے غلبۂ اسلام کی غرض سے جو تحریک اللہ تعالیٰ کے اذن سے قائم ہوئی ہے اس کی مقبولیت اور اثر و نفوذ کی بھی یہی کیفیت نظر آتی ہے۔ احمدیت نے غیر اسلامی اثرات کو مٹا کر جو صحیح قرآنی نظریات پیش کئے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقبول ہو رہے ہیں اور وہ لوگ بھی انہیں اپنا رہے ہیں، جو پہلے ان کے مخالف تھے۔ اس تبدیلی کی ایک نمایاں مثال عقیدۂ وفاتِ مسیح کی مقبولیت ہے۔ جسے اس زمانہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے پیش کیا اور قرآن کریم و احادیث نبویہ کی رُو سے یہ ثابت کیا کہ یہی صحیح اسلامی عقیدہ ہے۔ جس پر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضورؐ کے صحابہؓ اور قرن اوّل کے مسلمان قائم تھے، اس عقیدہ کو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے بڑی تحدّی کے ساتھ پیش کیا اور پھر بطور پیشگوئی یہ فرمایا کہ:-

"یاد رکھو کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پُوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے ... سخت ناامید اور بدظن ہوکر اس عقیدے کو چھوڑ دیں گے۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

یہ پیش گوئی آج پوری ہو رہی ہے۔ وہ اصحاب بھی جو پہلے عقیدہ حیاتِ مسیح کے قائل تھے، رفتہ رفتہ اسے ترک کرتے جا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ دنیا کی سب سے مشہور اور قدیم اسلامی یونیورسٹی جامعہ ازہر قاہرہ کے ریکٹر الشیخ محمود شلتوت جیسے جید اور متبحر عالم بھی یہ عقیدہ ترک کر چکے ہیں اور برملا اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں کہ:-

"قرآنِ کریم اور صحیح و مُستند احادیث میں ہمیں ہرگز کوئی ایسا اشارہ نہیں ملتا جس پر اس عقیدے کی بنیاد رکھ سکیں کہ عیسیٰ (علیہ السلام) اپنے مادی جسم کے ساتھ آسمان پر اُٹھائے گئے اور وہ اب تک وہاں بقیدِ حیات ہیں۔"

آپ نے قرآنِ کریم کی مختلف آیات کا حوالہ دے کر لکھا:-

"اگر ہم ان آیات کے بنیادی اور حقیقی معنی لیں تو یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے کہ مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور اس عقیدہ کے حق میں کوئی دلیل نہیں ملتی کہ مسیح علیہ السلام ابھی تک زندہ ہیں اور ان پر موت نہیں آئی۔"

(مجلۃ الازہر قاہرہ فروری ۱۹۶۰ء)

حال ہی میں ملک میں تحریک خاکسار کے بانی علامہ عنایت اللہ مشرقی مرحوم کی برسی منائی گئی ہے اور اخبارات نے انہیں "مجاہدِ اعظم" "دینی علوم پر پورا پورا عبور رکھنے والے" "عالمِ بے بدل" اور "یکتائے زمانہ راہنما" قرار دیا ہے۔ یہی علامہ مشرقی اپنی مشہور تصنیف "تذکرہ جلد اول" میں وفاتِ مسیح کا تاریخی ثبوت دینے کے بعد لکھتے ہیں:-

"حضرت عیسیٰ کی موت بھی اسی سُنّتِ الٰہیہ کے مطابق واقع ہوئی تھی۔ جس کی بابت قرآن نے کہا ہے۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا (فاطر)"

مندرجہ بالا حوالوں سے واضح ہو جاتا ہے کہ حقیقی اسلامی عقائد اور قرآنی نظریات کو دوبارہ دُنیا میں قائم کرنے کے لئے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو عظیم الشان علم کلام پیش فرمایا وہ کتنا مقبول ہو رہا ہے اور کس طرح اس کا اثر و نفوذ برابر بڑھتا جا رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کا پیش کردہ عظیم الشان لٹریچر غیر محسوس طور پر خیالات و افکار میں ایک عظیم انقلاب بپا کر رہا ہے۔ آپ کے پیش کردہ نظریات (جن کا مقصد اسلام اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کو ثابت کرنا ہے) اب قبولِ عام کی سند حاصل کر چکے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ ابھی برملا اس کا اعتراف بالعموم نہیں کیا جاتا۔ لیکن گہری اور وقیع نظر رکھنے والے جرأت مند اربابِ علم و دانش نے تو آج سے چونسٹھ برس قبل ہی جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا تھا۔ یہ حقیقت تسلیم کر لی تھی کہ:-

"مرزا صاحبؑ کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبارِ احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہوکر اسلام کی طرف سے فرضِ مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اُس وقت تک کہ مُسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایتِ اسلامی کا جذبہ انکے شعارِ قومی کا عنوان نظر آئے، قائم رہے گا۔"

"ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دُنیا میں انقلاب پیدا ہو، ہمیشہ دُنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازش فرزندانِ تاریخ بہت کم منظرِ عام پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو دُنیا میں انقلاب پیدا کرکے دکھا جاتے ہیں۔"

(اخبار وکیل امرتسر مئی ۱۹۰۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزائر فجی میں مسجد محمود کا شاندار افتتاح

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج جزائر فجی)

دنیا میں جہاں کہیں بھی مسلمان رہائش پذیر ہوں خواہ ایک دو خاندان ہی ہوں۔ وہاں اسلامی تعلیم کے لحاظ سے مسجد کا ہونا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ مسجد ان کے لئے ایک مرکزی حیثیت رکھتی اور ان میں دینی روح قائم و دائم رکھتی اور انہیں ہمیشہ یکجان اور متحد رہنے کا عملی سبق دیتی ہے۔ نیز اگلی نسلوں کی تربیت اور دینی تعلیم کا موجب ہوتی ہے۔

مسجد کی اسی اہمیت کی وجہ سے مغربی افریقہ میں احمدیت کے ذریعہ تبلیغ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں جہاں بھی ان علاقوں میں کوئی جماعت قائم ہوتی تھی۔ خواہ وہ کتنی چھوٹی ہوتی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے حضور خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فوراً یہ ارشاد فرماتے کہ اب وہاں جتنی جلدی ہو سکے مسجد بنائی جائے خواہ وہ بالکل معمولی ہی کیوں نہ ہو۔ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں جماعت احمدیہ کی طرف سے بیرونِ پاکستان مساجد کی تعمیر کی ایک مہم جاری ہے۔ مارو جزائر فجی میں مسجد محمود کی تعمیر بھی اس مہم کا ایک حصہ ہے اس مسجد کی بنیاد حضرت المصلح الموعود کی وفات سے تھوڑا ہی عرصہ پہلے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ نے فجی تشریف لا کر اس وقت رکھی جب کہ آپ وقف عارضی کے ماتحت ۱۹۶۵ء میں چند روز کے لئے فجی تشریف لائے تھے۔ لیکن بعد میں بعض رکاوٹوں اور مشکلات کی وجہ سے اس کی عمارت جلد تکمیل تک نہ پہنچ سکی۔

ابتدائی مراحل

اس مسجد کی تعمیر کی تحریک اور اس کے لئے زمین کا حصول اور دیگر سب بنیادی کام محترم شیخ عبدالواحد صاحب فاضل سابق مبلغ انچارج فجی مشن کی انتھک اور مخلصانہ کوششوں اور جماعت مارو کی قربانیوں اور خاص توجہ سے انجام پایا۔ ایک مرحلہ پر آکر اس کی تعمیر کا کام بعض ناگزیر مشکلات کی وجہ سے چند سال تک رکا رہا۔ جماعت مارو سے کچھ سستی بھی ہوئی۔ لیکن اب ۱۹۷۱ء اور ۱۹۷۲ء میں جماعت نے خاص ہمت سے کام لیا اور مارو اور ناندی کے مخلصین کی خاص توجہ اور محنت اور فجی کے بعض مخیر احمدی احباب کی قربانی اور کوششوں کے نتیجہ میں اس سال اپریل کے آخر میں کئی ایک جنرل و تعاریعملوں کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے مسجد ہر لحاظ سے مکمل ہو گئی۔

قریباً پانچ سو ڈالر انہیں جماعتی فنڈ سے دیا گیا۔ اس کے علاوہ انہیں لوکل جماعتوں اور غیر از جماعت دوستوں اور غیر مسلموں سے بھی چندہ لینے کی اجازت دی گئی۔ چنانچہ انہوں نے اس اجازت سے پورا فائدہ اٹھایا اور اکثر نے اپنے ذاتی کام چھوڑ کر مسجد کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔

اپریل کے آخر میں خاکسار نے مسجد کا معائنہ کیا تو معلوم ہوا کہ اس سلسلہ میں مارو اور ناندی کے بھائیوں، بہنوں اور بچوں سب کو بار بار وقار عمل کرنے پڑے اور بعض غیر مسلم بھائیوں نے اپنی لاریاں، ٹرک وغیرہ مفت دے کر اور کچھ عمارتی سامان پیش کر کے بھی ان کی مدد فرمائی فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ بفضلہ تعالیٰ ہر کام ایسی خوش اسلوبی اور مکمل طور پر کیا ہوا تھا۔ کہ خاکسار دیکھ کر حیران رہ گیا اور اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کیا۔ وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں، بہنوں، بچوں کی یہ قربانی قبول فرمائے اور اپنی خاص رحمت اور خاص نعمتوں اور ہدایت سے نوازے اور مسجد کو ہمیشہ آباد و بارونق رکھے۔ آمین۔

افتتاحی تقریب

چھ مئی کو اس مسجد کے افتتاح کی تاریخ مقرر کر کے مارو کی جماعت نے فجی ریڈیو اور لوکل اخباروں میں اہل فجی کو اس تقریب میں شمولیت کی عام دعوت دینے کے علاوہ ملک بھر کے چیدہ چیدہ مسلم اور غیر مسلم لوگوں کو خاص دعوتی کارڈ چھپوا کر بھجوائے اور شمولیت کی خاص دعوت دی۔ چنانچہ ۶ مئی کو جماعت ہائے احمدیہ فجی کے علاوہ کافی تعداد میں غیر از جماعت اور غیر مسلم فجین اور انڈین احباب بھی تشریف لے آئے۔ مارو کی جماعت کی طرف سے سب کے لئے رہائش اور کھانے وغیرہ کا بہت اچھا انتظام تھا۔

حضور کا ہمت افزا پیغام

جماعت مارو نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھی اس موقع پر خاص دعا کی اور پیغام ارسال فرمانے کی درخواست کی تھی۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل ایمان افروز برقی پیغام عین وقت پر مل گیا جو کہ بوقت افتتاح حاضرین کو پڑھ کر سنایا گیا۔

"مسجد محمود مارو کا افتتاح اور تبلیغی جلسہ مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو کامیاب اور سب کے لئے بابرکت کرے اس مسجد کو اس علاقہ میں اسلام کی اشاعت کا موجب بنائے۔ آپ سب کی کوششوں کو خاص قبولیت اور کامیابی سے نوازے اور اس راہ میں زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔"

اس کے بعد خاکسار نے قرآن کریم کی وہی خاص آیات تلاوت کر کے جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ربوہ میں مسجد اقصیٰ کا افتتاح کرتے وقت تلاوت فرمائی تھیں ان کا ترجمہ اور حسب موقع تفسیر بیان کی اور پھر سب حاضرین کے ساتھ اجتماعی دعا کرائی اور پھر جب کہ سب مجمع مسنون دعائیں پڑھ رہا تھا۔ اس عاجز نے خدا کے اس مقدس گھر کا افتتاح کیا۔ سب احباب نے دو دو رکعت تحیۃ المسجد نفل ادا کئے جس کے بعد اذان دی گئی اور نماز ظہر جماعت ادا ہوئی اس کے بعد سب حاضرین مردوں، عورتوں اور بچوں نے دوپہر کا کھانا کھایا۔ غیر مسلم دوستوں کے لئے بھی کھانے کا علیحدہ خاص انتظام تھا۔ جو ان سب نے شوق سے تناول فرمایا۔

جلسہ عام

اس کے بعد پروگرام کے مطابق مسجد کے افتتاح سے متعلق خاکسار کی صدارت میں جلسہ عام شروع ہوا جس میں باہر سے آئے ہوئے مہمانوں اور اہل مارو کے علاوہ اردگرد کی آبادیوں کے لوگ بھی شریک ہوئے جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا جو کہ لاؤڈ سپیکر پر مکرم مولوی محمد قاسم صاحب نے کی۔ پھر مکرم محبوب یوسف خان صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ فجی نے جماعت کی طرف سے سب دور و نزدیک سے آئے ہوئے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور نئی تعمیر شدہ مسجد کے متعلق بعض معلومات بہم پہنچاتے ہوئے بتایا کہ باوجود ظاہری سامان نہ ہونے کے اور بعض بڑی بڑی ہستیوں اور جماعتوں کی طرف سے مخالفت ہونے کے باوجود جماعت احمدیہ مارو کا یہ شاندار عظیم عمارت مکمل کر لینا بلاشک خدا کی قدرت کا زندہ نشان اور احمدیت کے حق میں اس کی تائید و نصرت کی ناقابلِ انکار دلیل ہے۔

جنرل سیکرٹری صاحب کی تقریر کے بعد جماعت احمدیہ مارو کے سیکرٹری برادرم اعظم خلیل صاحب تشریف لائے اور انہوں نے تفصیل سے مسجد محمود کی بنیاد رکھنے سے اس کی تکمیل تک کے سارے حالات کا جائزہ لیا اور سب مشکلات اور مخالفتوں کے طوفان اور مالی رکاوٹوں وغیرہ کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ غیب سے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو مسجد کی بنیاد رکھنے کے لئے یہاں لے آیا اور انہوں نے بھی بعض چوٹی کے لوگوں کے سامنے اس کی بنیاد رکھی اور خاص دعائیں کیں۔ انہوں نے آخر میں نام بنام کئی ہندو اور غیر مسلم بھائیوں اور غیر از جماعت احباب اور بعض مخیر احمدی احباب کا تذکرہ کیا۔ جنہوں نے محض خدا تعالیٰ کی خاطر اس مسجد کی تعمیر میں بذریعہ مال اور سامان مدد بہم پہنچائی اور ان سب کا شکریہ ادا کر کے ان کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس سلسلہ میں بھائی خلیل صاحب نے جماعت احمدیہ ناندی کے سابق پریذیڈنٹ بھائی محمد جان خان صاحب مرحوم کا خاص طور ذکر فرمایا کہ وہ اس مسجد کی بنیاد سے لے کر اپنی وفات تک اپنے شہر ناندی سے آکر ہماری مدد فرماتے رہے اور اپنے وقت اور مال کی قربانی کرنے کی انہیں توفیق ملتی رہی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ ان کی قربانیاں قبول فرمائے اور درجات بلند کرے۔ آمین۔

آخر میں خاکسار نے آیت کریمہ وانّ المساجد للہ الخ اور ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ۔ الخ کی تلاوت کر کے اسلام میں مسجد کا مقام اور حکمت و افادیت واضح کی اور سب احباب اور حاضرین اور کارکنوں کا شکریہ ادا کیا۔ نیز مسجد کی بعض ضروریات کے لئے چندہ کی اپیل کی جس کے نتیجہ میں تقریباً دو سو پچاس ڈالر خدا کے فضل سے اسی وقت جمع ہو گئے۔ الحمد للہ۔ اور اس طرح یہ جلسہ بخیر و خوبی اجتماعی دعا پر ختم ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب

مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی ربوہ

پاکستان کے نامور اور مایۂ ناز سائنسدان مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے متعلق امریکی شعبۂ اطلاعات کے انگریزی ماہنامہ "پینوریما" (Panorama) کی تازہ ترین اشاعت (۷ جلد ۲) میں ایک دلچسپ مضمون شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ قارئین الفضل کی دلچسپی کے لئے پیش ہے۔

"علم تمام بنی نوع انسان کی مشترکہ میراث ہے"۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو بغداد کے ایک خلیفہ نے آج سے ایک ہزار سال قبل کہے تھے اور یہی وہ الفاظ ہیں جو ۱۹۶۱ء میں پاکستان کے ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنی تقریر کے دوران جے سابرٹ اور نیم میموریل ایوارڈ کو قبول کرتے ہوئے دہرائے۔ یہ ایوارڈ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی جنوب مشرقی ریاست فلوریڈا میں میامی یونیورسٹی سنٹر برائے نظری مطالعہ کی جانب سے پیش کیا گیا تھا۔

ڈاکٹر عبدالسلام جو اس وقت ٹریسٹے (اٹلی) میں بین الاقوامی مرکز برائے نظری طبعیات کے ڈائریکٹر اور امپیریل کالج لندن میں نظری طبعیات کے پروفیسر ہیں ان چیدہ لوگوں میں سے ایک ہیں جو ویٹم کی مرکزی ساخت اور اس کے بنیادی اجزاء کے بارے میں دنیا بھر میں تسلیم کئے جاتے ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ بین الاقوامی سائنسدانوں میں جو امتیازی مقام انہیں اس وقت حاصل ہے۔ وہ کیونکر حاصل ہوا۔ عبدالسلام ۲۹ جنوری ۱۹۲۶ء کو جھنگ (پاکستان) میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے پنجاب میں تعلیم پائی سکول سے لیکر یونیورسٹی تک تمام امتحانات میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔ نتائج کے لحاظ سے جو ریکارڈ انہوں نے قائم کئے ان میں سے بعض ایسے ہیں جو ابھی تک انہیں کو ملے ۱۹۴۹ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ریاضیات میں ایم اے کی سند امتیاز کے ساتھ حاصل کرنے کے بعد وہ انگلستان چلے گئے اور کیمبرج یونیورسٹی سے ریاضیات اور طبعیات دونوں میں ٹرائی پاس حاصل کیا۔ اس کے بعد انہوں نے کیمبرج میں ہی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا اور ۱۹۵۲ء میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری لی۔ اس کے بعد پاکستان واپس آ گئے اور گورنمنٹ کالج لاہور میں ریاضیات کے پروفیسر اور بعد ازاں پنجاب یونیورسٹی میں شعبۂ ریاضیات کے صدر مقرر ہوئے۔

۱۹۵۱ء میں پرنسٹن (نیو جرسی) کی انسٹی ٹیوٹ فار ایڈوانس سٹڈی کے فیلو، نیز کیمبرج کے سینٹ جانز کالج کے فیلو منتخب ہوئے۔ ۱۹۵۴ء میں انہوں نے پنجاب یونیورسٹی کو خیرباد کہا اور کیمبرج یونیورسٹی میں ریاضیات کے لیکچرار مقرر ہوئے۔

اب سے ڈیڑھ سال قبل جب فلیڈز میڈل میں انہیں اور پنیہیم ایوارڈ عطا کیا گیا تو اس موقعہ پر انہوں نے ڈاکٹر اوپنہیم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا "میرے تجربہ میں وہ سب سے زیادہ تیز ذہن کے مالک تھے"۔ میامی کی انسٹی ٹیوٹ اور ٹریسٹے کا بین الاقوامی سنٹر دونوں کا قیام انہیں کی توجہات کا مرہون ہے۔

ڈاکٹر سلام نے ان کا ذکر کرتے ہوئے کہا "یہ دونوں ادارے ان کی شخصیت کے اس پہلو کے آئینہ دار ہیں کہ وہ خود کن کے متلاشی رہتے تھے اور پرنسٹن کی انسٹی ٹیوٹ اس بات کی مظہر ہے کہ بین الاقوامیت ان کی نمایاں خصوصیت تھی"۔

اوپنہیم ایوارڈ ایک طلائی تمغہ اعتراف قابلیت اور ایک ہزار ڈالر کی اعزازی رقم پر مشتمل ہوتا ہے اور میامی سنٹر کی سائنٹیفک کونسل کی سفارش پر عطا کیا جاتا ہے اس کونسل کے بارہ ممبر ہیں جن میں سے تین وہ ہیں جنہیں طبعیات میں نوبل پرائز ملا ہے۔

پاکستان کی فلاح و بہبود اور ترقی سے جو دلچسپی انہیں (ڈاکٹر سلام کو) ہے اس میں وطن سے باہر چلے جانے کی وجہ سے قطعاً کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ترقی پذیر ممالک میں ٹیکنالوجی کے فروغ کیلئے سائنسدانوں کی تربیت ایک ایسا امر ہے جس میں بین الاقوامی مراکز اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

انہوں نے اس امر کا اظہار کیا کہ "ہمیں اپنے ملک میں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو فنی اعتبار سے درآمد کی جانے والی اشیاء کے بارے میں انتہائی سائنسی اور فنی سمجھ بوجھ رکھتے ہوں۔ اس قسم کے آدمیوں کو پیدا کرنے کے لئے میرے وطن جیسے ملک کو نہایت اعلیٰ بنیادی سائنس کی ضرورت ہے اور ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو اس کی یونیورسٹیوں میں اس کی تخلیق کر سکیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جس قسم کے آدمیوں کا میں نے ذکر کیا ہے اگرچہ وہ تعداد میں تھوڑے ہی ہونگے لیکن انہیں پاکستان میں اور دوسرے ترقی پذیر ملکوں میں کیسے پیدا کیا جائے اور کیسے اپنے ملک میں رکھ کر ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو برقرار رکھا جائے؟ یہ وہ مسئلہ ہے جس کا حل میں چاہتا ہوں کہ بین الاقوامی سائنسدانوں کا طبقہ اور ان کی کارکردگی کو چلانے والے لوگ اپنے ذمہ لیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ مسئلہ بین الاقوامی سائنسی تعاون سے حل کیا جا سکتا ہے جیسا کہ ٹریسٹے میں ہم نے اس کی کوشش کی ہے"۔

ڈاکٹر سلام سائنسدانوں کے اس گروہ کے ایک فرد ہیں جنہوں نے ایک سال قبل اقوام متحدہ کی مشاورتی کمیٹی میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ ایک بین الاقوامی سائنس فاؤنڈیشن قائم کی جائے اور اس کے وہی فرائض ہوں جو امریکہ میں نیشنل سائنس فاؤنڈیشن کے ہیں۔

پاکستانی سائنسدان نے اس سلسلہ میں کہا "ہمارا خیال ہے کہ انٹرنیشنل سائنس فاؤنڈیشن چھوٹا سا ایک ایسا ادارہ ہو جس کا کام امدادی عطایا دینا ہو اور سائنس کی تمام تر توجہات ترقی پذیر ملکوں کی رہنمائی تک محدود ہوں"۔

ڈاکٹر سلام پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے ۱۹۵۹ء سے ممبر ہیں نیز پاکستان ایسوسی ایشن فار دی ایڈوانسمنٹ آف سائنس کے ممبر اور اس کے ایک سابق صدر ہیں۔

۱۹۶۸ء میں انہیں "ایٹم برائے امن" کا ایوارڈ ڈینو یارک شہر میں عطا کیا گیا۔ اس اعزاز میں سویڈن کے ڈاکٹر سگورڈ ایکلم اور امریکہ کے ڈاکٹر ہنری ولف سمتھ ان کے ساتھ شریک تھے۔ اس موقعہ پر ان تینوں سائنسدانوں کی خدمات کے اعتراف کے سلسلہ میں یہ بھی کہا گیا کہ "آپ لوگوں نے جس قدر دلچسپی اور فدائیت سے بین الاقوامی کانفرنسوں، کونسلوں اور ایجنسیوں میں کام کیا ہے اس نے ہمارے لئے ایسی قیادت کی بنیاد رکھ دی ہے جو تنگ دماغی یا جغرافیائی حدود سے ناآشنا محض ہے"۔

ان تینوں سائنسدانوں میں سے ہر ایک کو طلائی تمغہ عطا کیا گیا اور مشترکہ طور پر نو سے ہزار ڈالر کی اعزازی رقم پیش کی گئی۔ یہ مخصوص ایوارڈ اسے قائم کیا گیا کہ امریکہ کے ایک سابق صدر آئزن ہاور نے ۱۹۵۳ء میں اقوام متحدہ میں بیان دیتے ہوئے کہا۔

"ایک بین الاقوامی اٹامک انرجی ایجنسی اگر قائم کر دی جائے تو وہ پرامن مباحثات کے لئے ایک نئی راہ پیدا کر سکتی ہے۔ ۔ ۔ ۔ اگر دنیا نے اس جمود کو توڑنا ہے جو خوف نے مستولی کر رکھا ہے اور قیام امن کے لئے کوئی مثبت قدم اٹھانا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تو ایسی نئی راہوں کو تلاش کرنے کے لئے محرک پیدا کرنا ہوگا۔ جس کے ذریعہ جدید سائنس کو نسل انسان کی خدمت نہ کہ اس کی بربادی کے لئے استعمال کیا جا سکے"۔

جب سائنٹیفک کونسل نے ۱۹۶۱ء میں ڈاکٹر سلام کو اوپنہیم ایوارڈ کے لئے منتخب کیا تو تمغہ کے ذکر میں کہا "توانائی سے متعلق نظری طبعیات میں کئی جدید بنیادی اصولوں اور تحقیقات کے علاوہ عملی رنگ میں سائنس کی ترقی میں انہوں نے قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں اس کا ایک خصوصی پہلو یہ ہے کہ اقوام متحدہ میں پاکستان کی مختلف حیثیتوں میں نمائندگی کرتے ہوئے انہوں نے اس دارالامن کی سائنسی کارگذاریوں پر بہایت اہم اور مفید رنگ میں اثر ڈالا ہے"۔

وقف جدید اور انصار اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اگر خدا تعالیٰ احمدی بچوں کو توفیق دے تو جماعت احمدیہ کے بچے وقف جدید کا سارا بوجھ اٹھائیں"۔

انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ نہ صرف احمدی بچوں کو وقف جدید کا سارا بوجھ اٹھانے کا اہل بنائیں۔ بلکہ ہر فرد جماعت کو وقف جدید کی خاطر قربانی کے لئے اس رنگ میں تیار کریں کہ سب کی اجتماعی کوشش سے یہ مقدس تحریک کم از کم عرصہ میں زیادہ سے زیادہ مستحکم بنیادوں پر عالمگیر شکل اختیار کر سکے تا اسلام کے آفاق گیر غلبہ کے ایام کو قریب سے قریب تر لا سکے۔

(نائب وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

واقف زندگی طلباء کا جامعہ احمدیہ میں داخلہ

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۱۷ ستمبر بروز منگل صبح ۸ بجے دفتر وکالت دیوان میں لیا جائے گا۔ مندرجہ ذیل واقفین زندگی مقررہ وقت پر دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں تشریف لے آئیں تاکہ ان کا انٹرویو لے کر ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخل کرنے کا فیصلہ کیا جا سکے۔ ان کو انٹرویو کے لئے انفرادی چٹھیاں بھجوا دی گئی ہیں۔ ان میں سے جن کی تعلیم میٹرک سے کم ہے انہیں انٹرویو کے لئے آنے کی ضرورت نہیں صرف دفتر ہذا کو اطلاع دے دیں۔

۲۔ ان کے علاوہ ایسے نوجوان جو واقف زندگی ہیں یا زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں اور ان کی تعلیم میٹرک یا اس سے زیادہ ہے اور وہ جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ بجا لانے کے خواہش مند ہیں اگر ان کا نام اس فہرست میں شامل نہیں تو وہ بھی فوری طور پر دفتر وکالت دیوان کو اطلاع دیں۔ اور مقررہ وقت پر انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں۔

۳۔ جن طلباء نے اس سال میٹرک۔ ایف اے کا امتحان تو دیا ہے لیکن ابھی تک نتیجہ نہیں نکلا یا کمپارٹمنٹ میں آئے ہیں یا بی اے اور ایم اے کا امتحان دے رہے ہیں اور وہ زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہش مند ہیں وہ بھی وکالت دیوان کو اطلاع دیں تا آئندہ انٹرویو کی تاریخ مقرر کر کے ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

نمبر شمار	نام امیدوار واقف زندگی	ولدیت مع پتہ
۱	محمد اشرف عارف	محمد عالم صاحب بدر۔ استقلال آباد۔ سرگودھا
۲	ناصر احمد زاہد	حکیم علی حسن صاحب چک ۹۸ شمالی۔ ضلع سرگودھا
۳	عبدالمجید	عبدالحمید صاحب آصف کوہ نور ٹیکسٹائل ملز لائل پور
۴	مبارک احمد سیف	ملک غلام مصطفےٰ صاحب۔ سعد اللہ پور۔ ضلع گجرات
۵	ظفر عباس	چوہدری عبدالکریم صاحب کنجاہ۔ "
۶	ستیانتخار احمد	سید محمد ایوب شاہ صاحب۔ کالرہ کلاں "
۷	ایاز احمد	چوہدری مقصود احمد صاحب ورک۔ قیام پور درکال ضلع گوجرانوالہ
۸	داؤد احمد	شریف احمد صاحب سندھو۔ لوری دلا تحصیل ننکانہ صاحب "
۹	مبارک احمد باجوہ	چوہدری محمد علی صاحب مرحوم۔ کھوڑالا۔ داتہ زیدکا ضلع سیالکوٹ
۱۰	محمد اکرم	چوہدری عنایت اللہ صاحب ماہو کے بھگت "
۱۱	عبدالقیوم	عبدالمجید صاحب عاجز مرحوم مصطفےٰ آباد۔ لاہور
۱۲	عنایت الدین	قریشی احمد شفیع صاحب نزد پرانا ڈاک خانہ۔ میانوالی
۱۳	داؤد احمد	ماسٹر فضل الحق صاحب۔ چارسدہ ضلع پشاور
۱۴	عبدالرشید	میاں عبدالحق صاحب۔ صدر گوگیرہ تحصیل اوکاڑہ ضلع ساہیوال
۱۵	عبدالحی	محمد علی صاحب نمبردار چک ۳۷۳/ج.ب تحصیل پاکپتن "
۱۶	محمود احمد	فضل احمد صاحب چک ۹۰/ج.ب تحصیل و ضلع ساہیوال
۱۷	محمود احمد	چوہدری غلام قادر صاحب۔ گگو منڈی۔ "
۱۸	نسیم احمد	چوہدری عبدالعزیز صاحب چک ۶۶۵/ج.ب "
۱۹	محمود احمد	محمد اسحٰق صاحب۔ پیر جھگی تحصیل تیہ۔ ضلع مظفر گڑھ
۲۰	عبدالمجید	عبدالحمید صاحب چک ۲۳۶/ج.ب "
۲۱	عبدالرشید بھٹی	عبدالعزیز صاحب بھٹی۔ حمید پورہ۔ میرپور خاص ضلع تھرپارکر
۲۲	خلیل الدین	چوہدری غلام احمد صاحب چک ۱۶۸ مراد تحصیل شیخوپورہ ضلع بہاولنگر
۲۳	مبارک احمد	سلطان احمد صاحب خوندل۔ گوٹھ گوندل۔ تحصیل ٹنڈو الہ یار ضلع حیدرآباد
۲۴	فضل احمد	ستار محمد صاحب معرفت ماسٹر عبدالرزاق صاحب۔ نیو میرپور آزاد کشمیر
۲۵	فاروق احمد	محمد نواز خان صاحب عیک ۷۸۷۔ ر۔ج۔ب۔ ضلع جھنگ
۲۶	حبیب احمد	محمد اسماعیل صاحب پکا نواز۔ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ
۲۷	عبدالغفار خان	عبدالرزاق خان صاحب دکاندار۔ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ
۲۸	نعیم احمد	محمد سلیم صاحب دکاندار۔ دارالعلوم غربی ربوہ۔ ضلع جھنگ
۲۹	سردار رفیق احمد	ڈاکٹر نذیر احمد صاحب۔ دارالصدر شمالی ربوہ۔ ضلع جھنگ
۳۰	سفیر احمد	نذیر احمد صاحب۔ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ ضلع جھنگ
۳۱	مظفر احمد	چوہدری مظفر الدین صاحب۔ دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔

ضلعی مقابلہ جات سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اجتماعی مقابلہ جات (فٹ بال۔ والی بال، کبڈی، رسہ کشی) میں سات ٹیمیں شامل ہو سکیں گی۔ ٹیموں کے علاقہ کی تقسیم مندرجہ ذیل ہے۔ ہر علاقہ کے کھلاڑی قائد مقامی کی معرفت اپنے علاقہ کے قائد سے رابطہ قائم کریں۔

۱۔ کراچی۔ علاقہ حیدرآباد، علاقہ کوئٹہ۔ اس کے نمائندے مکرم قائد صاحب حیدرآباد ڈویژن ہوں گے۔

۲۔ سرگودھا ڈویژن مع احمد نگر۔ اس کے نمائندے مکرم قائد صاحب۔ سرگودھا ڈویژن ہوں گے۔

۳۔ لاہور ڈویژن۔ اس کے نمائندے مکرم قائد صاحب لاہور ڈویژن ہوں گے۔

۴۔ ربوہ۔ اس کے نمائندے مکرم مہتمم صاحب مقامی ہوں گے۔

۵۔ صوبہ سرحد، آزاد کشمیر، راولپنڈی۔ اس کے نمائندے مکرم قائد صاحب راولپنڈی ڈویژن ہوں گے۔

۶۔ ملتان ڈویژن۔ بہاولپور ڈویژن۔ اس کے نمائندے مکرم قائد صاحب بہاولپور ڈویژن ہوں گے۔

۷۔ خیرپور ڈویژن۔ اس کے نمائندے مکرم قائد صاحب خیرپور ڈویژن ہوں گے۔

(منتظم ورزشی مقابلہ جات سالانہ اجتماع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شافی

محترم چوہدری احمد علی صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی رائے بے بی ٹانک سے متعلق

" میں دس سال سے بچوں کو دانت نکالنے کے وقت استعمال کروا رہا ہوں ... ... اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مفید پایا ہے بچے عموماً محسوس تک نہیں کرتے کہ دانت نکال رہے ہیں نہ اسہال آتے ہیں۔ نہ آنکھیں دکھتی ہیں۔ عام صحت بھی معمول کے مطابق رہتی ہے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آتے ہیں" قیمت ۱/۲ خرچ پیکنگ و ڈاک ۷۰/۱

یونیورسل میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمسٹ کمپنی ربوہ ۶۰۶

جمال تبسم ——— کمال فلورا

دانتوں اور مسوڑھوں کی حفاظت و نفاست کے لئے

خاندان بھر کی ضرورت

فلورا ٹوتھ پاؤڈر

تھوک خریدنے کے لئے

نوید جنرل اسٹور گولبازار ربوہ سے رجوع فرمادیں۔

ایجنٹ صاحبان الفضل کی توجہ کے لئے

ضروری اعلان

جولائی ماہ اگست ۱۹۷۲ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ ان بلوں کی ادائیگی دس ستمبر تک ضرور کر دیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

ماہ اگست گزر چکا ہے۔ قائدین اور ناظمین خدام الاحمدیہ چندہ خدام فوراً ارسال کریں۔ (مہتمم مال و محاسب خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تمہارے ذریعہ سے وہ گرم ہوائیں چلیں گی جو کفر کی سردیوں کو بالکل دور کر دیں گی

تمہارے قلب سے تسکین کی وہ شعاعیں نکلیں گی جو گناہوں کی آگ کو بالکل سرد کر دیں گی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"پس اپنے اندر تغیر پیدا کرو۔ اور اپنے دماغوں میں ایک نیک تبدیلی پیدا کرو۔ جس طرح سان پر چاقو چڑھایا جاتا ہے اسی طرح جب تک خدا تعالیٰ کی خشیت کی سان پر تم اپنے دماغوں کو نہ چڑھاؤ گے۔ جب تک تم اپنی زندگی خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بسر کرو گے اور جب تک تم مخلصین لہ الدین کا کامل نمونہ نہیں ہو گے۔ اس وقت تک تم سے کسی کام کی امید رکھنا یا خیال کرنا اسلام بیرونی اقوام کے مقابلہ میں جیت جائے گا۔ ایک حماقت اور جنون کی بات ہوگی۔ یورپین اقوام کے مقابلہ میں تم کس طرح جیت سکتے ہو جبکہ یورپین اقوام تم سے دس گنا زیادہ کام کرتی ہیں۔ اور جرمن تم سے بیس گنے زیادہ کام کرتے ہیں۔ یہی حال دوسری اقوام کا ہے۔ کہ وہ بہت زیادہ محنت اور بہت زیادہ مشاکل سے کام لینے کے عادی ہیں۔ اور جب تمہارے اور ان کے مقابلہ میں تمہارے کام اور قربانیوں کی کوئی نسبت ہی نہیں بلکہ عیسائی اپنے دنیوی اغراض کے لئے جو قربانیاں کر رہے ہیں وہ تم خدا کے لئے نہیں کر رہے پس تمہارا اور ان کا مقابلہ ہی کیا۔ بسا اوقات لوگ سوال کیا کرتے ہیں کہ ہم جو کچھ کرتے ہیں اس کے نیک نتائج کیوں پیدا نہیں ہوتے۔ اور کیوں اسلام کی فتح کا دن جلد سے قریب تر نہیں آجاتا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم جو کچھ پیش کرتے ہیں وہ محض ذہنی باتیں ہوتی ہیں۔ اور لوگوں کے دل صرف ذہنی باتوں سے تسلی نہیں پا سکتے یورپ میں جو لوگ اسلام قبول کرتے ہیں وہ صرف اس تعلیم کی وجہ سے قبول کرتے ہیں۔ جو قرآن کریم اور احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میں درج ہے اور جس کے محاسن کو پیش کر کے ہم لوگوں کے قلوب کو فتح کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر وہ ہزاروں ہزار آدمی جو اسلام کے محاسن کو دیکھ کر فریفتہ ہو جاتے ہیں جب ہماری جماعت کے اعمال پر نگاہ دوڑاتے ہیں تو ان کا جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ ان کی خوشی سرد ہو جاتی ہے اور وہ وہیں کے وہیں رہ جاتے ہیں۔ پہلے تو وہ خیال کرتے ہیں کہ شاید آسمان سے ہمارے لئے ایک ایسا علاج نازل ہوا ہے جس سے ہمارے مزمن امراض دور ہو جائیں گے اور ہم بھی خوشی اور مسرت کی زندگی بسر کر سکیں گے۔ مگر جب وہ ہماری طرف نگاہ دوڑاتے ہیں تو ان کے تمام ولولے دب جاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں افسوس ابھی ہماری بیماری کے جانے کا وقت نہیں آیا وہ پھر کفر کی سزا میں پھنسے جاتے ہیں پھر خدا کا خانہ خالی رہ جاتا ہے۔ پھر شیطان کی حکومت دلوں پر قائم ہو جاتی ہے اور پھر رحمانی فوج کو شیطان سے برسرپیکار ہونا پڑتا ہے۔ پس جب تک تم اپنے اعمال سے یہ ثابت نہیں دیتے کہ اب تم وہ نہیں رہے جو پہلے ہوا کرتے تھے بلکہ تم تمام محنت کرنے والوں سے زیادہ محنت کرنے والے اور تمام قربانی کرنے والوں سے بڑھ کر قربانی کرنے والے ہو۔ تم زمین کے نہیں بلکہ آسمان کی مخلوق ہو۔ اس وقت تک تم دنیا میں کوئی تغیر پیدا نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر تم میں یہ اوصاف پیدا ہو جائیں تب اور صرف تب دنیا کے لوگ تمہاری طرف متوجہ ہوں گے وہ تمہاری طرف پیاسوں کی طرح دوڑتے چلے آئیں گے وہ تم سے علاج اور مداوا کے طلبگار ہوں گے کیونکہ وہ تمہارے چہروں پر وہ چیز دیکھیں گے جس کے دیکھنے کے وہ دیرینہ متمنی اور خواہش مند ہیں اور تمہارے ذریعہ انہیں وہ چیز ملے گی جو دنیا میں اور کہیں نہیں مل سکتی۔ تمہارے ذریعہ سے وہ گرم ہوائیں چلیں گی جو کفر کی سردیوں کو بالکل دور کر دیں گی۔ اور تمہارے قلب میں سے تسکین کی وہ شعاعیں نکلیں گی جو گناہوں کی آگ کو بالکل سرد کر دیں گی" (مشعل راہ صفحہ ۵۶۹-۵۷۰)

امتحان اطفال برائے وظیفہ انعامی

احمدی بچوں میں سلسلہ سے متعلق معلومات حاصل کرنے کا ذوق پیدا کرنے کے لئے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی جانب سے ایک انعامی مقابلہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر منعقد کیا جاتا ہے۔ اس سال یہ اجتماع ۶-۷-۸ اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔

احباب سے گزارش ہے کہ وہ اس مقابلہ کے لئے بچوں کو تیار کرائیں۔ اس مقابلہ میں اول دوم آنے والوں کو علی الترتیب ایک سال کی پوری اور نصف فیس بطور وظیفہ مجلس کی جانب سے پیش کی جاتی ہے۔ امتحان کا نصاب درج ذیل ہے:۔

۱۔ بچوں کے لئے تاریخ احمدیت مؤلفہ مکرم شیخ خورشید احمد صاحب

۲۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی قبل از نبوت کے مختصر حالات

۳۔ حالات حضرت مسیح الموعود علیہ السلام از قرآن کریم

۴۔ سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی

۵۔ انٹرویو۔ معلومات عامہ متعلقہ اسلام و احمدیت ملک کے موٹے موٹے جغرافیائی اور سیاسی حالات۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اجتماع انصار اللہ ضلع جہلم

مجلس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ اس کا تربیتی اجتماع حسب منظوری محترم قائم مقام نائب صدر صاحب مورخہ ۲۲-۲۳ نومبر کو جہلم میں منعقد ہوگا جس میں علاوہ سلسلہ کے دیگر علماء کے مرکزی نمائندہ بھی شرکت کرے گا انشاء اللہ۔

مجلس انصار اللہ ضلع جہلم کے اراکین سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اجتماع کی برکات سے استفادہ کریں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ہوالشافی

محترم چوہدری ناظر علی صاحب چک نمبر ۶۰ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور لکھتے ہیں:

میں اپنی بیوی کے لئے لیوکیمیا کی دوائی ٹرکیوسو کے چار کیپسول کا مکمل کورس لے گیا تھا۔ صرف تین کیپسول کے استعمال سے ہی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے دس بارہ سال پرانی بیماری کا نام و نشان تک نہ رہا۔" قیمت ۱۰۰/- روپے خرچ پیکنگ و ڈاک ۱/۸۰ جوابی لفافہ بھجوا کر ہر مریض کی کیمسٹ کے نمونہ کی ایک خوراک مفت حاصل کریں

کیمسٹ میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمسٹ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶

درخواست دعا

میری بیٹی نیلوفر حق نے امسال ایف اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو اعلیٰ نمبروں میں کامیابی عطا فرمائے۔ (تہمینہ حق اہلیہ مظہر الحق صاحب امریکہ۔ حال دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

۲۔ میری لڑکی عزیزہ امۃ الودود صاحبہ اہلیہ منیر احمد صاحب محسن چند دن سے بیمار ہے اور لائلپور جنرل ہسپتال میں زیر علاج ہے احباب جماعت سے اس کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (حمید الدین بشیر احمد

سرمہ اعلیٰ کحیلہ

اجزاء سے نہایت محنت کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے۔ گرد، آشوب چشم موتیا خارش اور نظر کی کمزوری کے لئے مفید ہے

۱۲۰۰

المنار دواخانہ ربوہ

۱۲۵۰

۳/۴ دارالصدر جنوبی ربوہ

بھوپال کا رکن اہلیہ اور بچی دونوں عرصہ سے بیمار ہیں۔ علاج معالجہ کے نتیجہ میں ابھی تسلی بخش افاقہ نہیں ہوا۔ دونوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(قریشی محمد حسین محمد پور ضلع سرگودھا

۴۔ میرے بیٹے عبداللہ شاہ کے جسم کا نچلا حصہ ۲۶ اگست کو ابلتے ہوئے دودھ سے بری طرح جل گیا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔

(ڈاکٹر سید احمد علی شاہ فائز آباد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴